جھوٹ کی مذمت قرآن و سنت کی روشنی میں

از: غلام علی قادری، جماعت: ثالثہ

جھوٹ کی وضاحت:

حقیقت کے خلاف خبر دینے کو جھوٹ کہتے ہیں مثلاً کسی نے کہا کہ زید آچکا ہے، حالاں کہ وہ ابھی نہیں آیا یہی جھوٹ ہے۔

اس کا حکم:

جھوٹ ایسی بری چیز ہے کہ ہر مذہب کے ماننے والے اس کی برائی کرتے ہیں، تمام ادیان میں یہ حرام ہے۔[بہار شریعت، جلد:۳، حصہ:۱۶، جھوٹ کا بیان]

اس کی حرمت و مذمت پر چند قرآنی آیات ملاحظہ ہوں:

(۱) ارشاد باری تعالیٰ ہے:

((لعنة الله على الكاذبين)) [آل عمران : ۳ ، الآية : ٦١]

((جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے)) [كنز الإيمان للإمام أحمد رضا البريلوى]

(۲) اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

((قتل الخراصون)) [الذاريات : ۵۱ ، الآية : ۱۰]

((مارے جائیں دل سے تراشنے والے)) [كنز الإيمان للإمام أحمد رضا البريلوى]

(۳) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((إن الله لا يهدى من هو مسرف كذاب)) [المؤمن : ۴۰ ، الآية : ۲۸]

((بے شک اللہ راہ نہیں دیتا اسے جو حد سے بڑھنے والا بڑا جھوٹا ہو)) [كنز الإيمان للإمام أحمد رضا البريلوى]

(۴) رب تعالیٰ فرماتا ہے:

((واجتنبوا قول الزور)) [الحج : ۲۲ ، الآية ۳۰]

((اور بچو جھوٹی بات سے)) [كنز الإيمان للإمام أحمد رضا البريلوى]

جھوٹ کی مذمت میں چند احادیث شریفہ:

(۱) عن إبن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله ﷺ :

(إن الصدق يهدى إلى البر وإن البر يهدى إلى الجنة وإن الرجل ليصدق حتى يكتب عند الله صديقا وان الكذب يهدى الفجور وإن الفجور يهدى إلى النار وإن الرجل ليكذب حتى يكتب عند الله كذابا) [صحيح مسلم ، باب : قبح الكذب ، جز : ٨ ، ص : ٢٩]

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

(بے شک سچ، نیکی کی طرف بلاتا ہے اور بے شک نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے اور انسان ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے حتی کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے، اور بے شک جھوٹ، گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے، بے شک انسان مسلسل جھوٹ بولتا رہتا ہے حتی کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اسے جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے)

(٢) عن أبي هريرة : قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم :

(آية المنافق ثلاث : إذا حدث كذب وإذا وعد أخلف وإذا اؤتمن خان) [صحيح مسلم ، باب : بيان خصال المنافق ، جز : ١ ، ص : ٥٦]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

(منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو اسے پورا نہ کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے)

(٣) عن عبد الله بن عمرو : عن النبي صلى الله عليه و سلم قال :

(أربع من كن فيه كان منافقا وإن كانت خصلة منهن فيه كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها : من إذا حدث كذب وإذا وعد أخلف وإذا خاصم فجر وإذا عاهد غدر ، قال : هذا حديث حسن صحيح ۔ [سنن الترمزى ، باب : علامة النفاق ، جز : ٥ ، ص : ١٩]

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

چار باتیں ایسی ہیں کہ جس میں پائی جائیں وہ منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک پائی جائے اس میں منافقت کی ایک خصلت پائی جاتی ہے جب تک وہ اسے چھوڑ نہ دے:

(١) جب بات کرے تو جھوٹ بولے

(٢) وعدہ کرے تو اسے پورا نہ کرے

(٣) جھگڑا کرے تو گالی گلوج سے کام لے

(٤) معاہدہ کرے تو غداری کر جائے

(٤) عن أبي هريرة : أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال :

(إياكم والظن فإن الظن أكذب الحديث) [سنن الترمذى ، باب : ظن السوء ، جز : ٤ ، ص : ٣٥٦]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقا کریم ﷺ نے فرمایا:

(بدگمانی سے بچو؛ کیوں کہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے)

(۵) عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ ﷺ :

(ثلاث لا یکلمھم اللہ یوم القیامۃ ولا یزکیھم - قال أبو معاویۃ : ولا ینظر الیھم ولھم عذاب ألیم : شیخ زان و ملک کذاب وعائل مستکبر) [صحیح مسلم ، باب : بیان غلظ تحریم اسبال الإزار ، جز : ۱ ، ص : ۷۲]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

تین قسم کے آدمی وہ ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے نہ کلام کرے گا، نہ ان کو پاک کرے گا، ابو معاویہ کہتے ہیں: اور نہ ان کی جانب نظر رحمت فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے:

(۱) بوڑھا زانی (۲) جھوٹا بادشاہ (۳) متکبر فقیر

قرآن و سنت سے ماخوذ نصیحتیں:

(۱) جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے

(۲) جھوٹ بولنے والے ہلاک ہوئے

(۳) جھوٹ بولنے والے ہدایت یافتہ نہیں ہوتے

(۴) جھوٹی بات سے بچنا لازم ہے

(۵) جھوٹ کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دور ہو جاتا ہے

(۶) بھائی سے جھوٹ بولنا، اس کے ساتھ خیانت ہے

(۷) جھوٹ ایمان کے مخالف ہے

(۸) جھوٹا مومن کامل نہیں ہوتا

(۹) لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا ہلاکت کا سبب ہے

(۱۰) جھوٹ سے منہ کالا ہوتا ہے

(۱۱) مسلسل جھوٹ بولنے کے سبب دل سیاہ ہو جاتا ہے

اقوال سلف:

(۱) حضرت امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”مجھے معلوم نہیں جھوٹ بولنے والے اور بخیل میں سے کون جہنم میں زیادہ دور تک جائے گا“۔

(۲) حضرت خالد بن صبیح سے پوچھا گیا کہ کیا ایک بار جھوٹ بولنے پر کسی شخص کو کذاب کہا جاسکتا ہے ؟ انھوں نے کہا: ”ہاں“۔

(۳) حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”سچ اور جھوٹ دونوں دل میں لڑتے رہتے ہیں حتی کہ ان میں سے ایک، دوسرے کو نکال دیتا ہے“۔

(۴) حضرت عمر بن عبد العزیز نے کسی معاملے میں ولید بن عبد الملک سے گفتگو کی تو اس نے کہا: آپ جھوٹ بولتے ہیں، حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا:

”جب سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ جھوٹ انسان میں عیب پیدا کر دیتا ہے میں نے جھوٹ نہیں بولا“۔

خلاصہ:

مذکورہ بالا قرآنی ایات، احادیث شریفہ اور اقوال امت سے ثابت ہو گیا کہ جھوٹ بہت بری صفت ہے، یہ ہلاکت کا سبب اور رحمت الٰہی سے دوری کا باعث ہے؛ اس لیے ہم پر لازم وضروری ہے کہ جھوٹ سے بچیں اور حتی الوسع خاموشی کو لازم کریں کہ خاموشی نجات کا ذریعہ ہے، آقا کریم ﷺ نے فرمایا: (جو خاموش رہا نجات پایا) باری تعالیٰ ہمیں اس بری صفت سے محفوظ رکھے۔

غلام علی قادری

دار العلوم فیض رضا، شاہین نگر، حیدر آباد